امام مہدی علیہ السلام کا نام معتبر کتب شیعہ میں

معزز ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۹ء زیر سرخی "امام مہدیؑ کا غلام احمدؐ نام معتبر کتب شیعہ میں" ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں شیعہ کی معتبر کتاب بحار الانوار کے حوالوں سے ثابت کر دیا گیا تھا۔ کہ امام مہدی علیہ السلام کا نام **غلام احمد** ہی ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ شیعہ صاحبان اس سے کچھ فائدہ حاصل کر کے راہ ہدایت پاتے۔ اور اپنے پیارے مہدیؑ کو پہچانتے۔ اُلٹا فحش گوئی اور سخت کلامی کرنے لگے ہیں۔ ہم کو ان کی گالی گلوچ کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ ہمیں ان کے بغض کا یہ وصف پہلے ہی معلوم تھا۔ چونکہ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ کہ مریضوں اور بکواس کرنے والوں کا علاج کریں۔ اس واسطے ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پرانے "شیعہ بھائیوں" کو چشم بصیرت عطا فرماوے۔ کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنے ہادی کو پہچان لیں۔ اور ان انعامات سے متمتع ہوں۔ جن کا وعدہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروؤں کو دیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا مضمون پر اخبار اثنا عشری میں بہت جرح کی گئی ہے۔

اب ہم اڈیٹر صاحب اثنا عشری کو انکی غلطیوں پر مطلع کرتے ہیں۔ آپ کے مضمون سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے آنکھوں پر پٹی باندھ کر جواب لکھا ہے۔ ورنہ نہ تو آپ کو اس کے شائع کرنے کی جرأت ہوتی اور نہ ہمیں اس کی غلطیوں پر مطلع کرنے کی ضرورت پڑتی۔ ملاحظہ ہو عبارت کتاب۔

جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن ابی جعفر فی قولہ تعالےٰ ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا قاتل الحسین فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا قال سمی اللہ المہدی المنصور کما سمی احمد ومحمد ومحمود وکما سمی عیسی المسیح

اس کا ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ (یعنی ہماری طرف سے) اللہ نے مہدی کا نام منصور

ایک خاص امر کے ثابت کرنے کے لئے تجویز کی تھی۔ یہاں صرف استاد و شاگرد یا گورو چیلہ کے تضاد و تناقض دکھلانا ہی مدنظر ہے۔ انشاء اللہ

"سوامی دیانند کی تاریخی لغزشیں اور غلطیاں" کے ہیڈنگ کے ماتحت پھر کبھی مفصل و شرح لکھینگے۔ اس وقت پنڈت لیکھرام صاحب کے اس واقعہ کے متعلق جو سوامی جی نے فرمایا ہے۔ تردیدی عبارت نقل کرنا ہی کافی ہے۔ جس سے معلوم ہو جائیگا۔ .... کہ وہ پنڈت لیکھرام جس کی نسبت آریہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ "رشی دیانند کے مشن کا زبردست مؤید اور شیدائی بلکہ پرچارک بھی تھا" اس رشی کی تحریرات و ارشادات کے خلاف قلم چلاتا ہے۔ پنڈت صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اگرچہ اس جنگ میں راجپوتوں نے بہت جوہر دکھلائے۔ لیکن بسبب ناتجربہ کاری فوج پرتھوی راج مارا گیا۔ اور فوج کو شکست ہوئی" کلیات صہ ۱۵۸۔ کالم ۲

آریہ دوستو ابتلاؤ۔ شہاب الدین غوری نے لیش پال کو شکست دی۔ یا پرتھوی طرح کو؟ استاد کا قول درست ہے یا شاگرد کا؟ سوامی جی نے مدلل بات کی یا پنڈت لیکھرام نے؟ رشی دیانند کے قول میں غلطی ہے۔ یا رشی کے چیلے پنڈت لیکھرام کی مرقومہ بالا عبارت میں؟ پس یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا جاتا ہے۔

سماجی دوستو! مطالبات کا جواب سوچ لو۔ بقیہ مطالبات سننے کے لئے ۶ مارچ ۱۹۲۶ء کا انتظار کرو۔ کیونکہ دل میں تمنا بہت ہے۔ یہی جی چاہتا ہے۔ کہ آریہ مسافر کا یادگاری مضمون اتنا ہی لمبا ہو۔ جتنا لمبا کہ ۶ مارچ کا دن۔ تاکہ ایک ایسا شخص جو آریہ مسافر کی یادگار میں شریک ہونا چاہے صبح سے شام تک اس کے آگے کلیات مسافر سے چنے ہوئے جواہر ریزوں کی بہار موجود ہے۔ جس سے وہ سارا دن مصروف رہ سکے۔ مگر افسوس کہ اڈیٹر صاحب کا جبریلی حکم اس دلی خواہش کو بار آور نہیں ہونے دیتا۔

اچھا! اے ہمارے ملکی مسافر تجھ سے ہم آج طوعاً و کرہاً رخصت ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے سال جماعت احمدی تیری یادگار ایسی ہی منانے کی کوشش کریگا۔ جیسے کہ اس کی خواہش تھی۔

(نیازمند۔ احمدی مہاجر فضل حسین کرشن نگری قادیان)

امام مہدی علیہ السلام کا نام معتبر کتب شیعہ میں

معزز ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۹ء زیر سرخی "امام مہدیؑ کا غلام احمدؑ نام معتبر کتب شیعہ میں" ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں شیعہ کی معتبر کتاب بحار الانوار کے حوالوں سے ثابت کر دیا گیا تھا۔ کہ امام مہدی علیہ السّلام کا نام **غلام احمد** ہی ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ شیعہ صاحبان اس سے کچھ فائدہ حاصل کر کے راہ ہدایت پاتے۔ اور اپنے پیارے مہدیؑ کو پہچانتے۔ اُلٹا فحش گوئی اور سخت کلامی کرنے لگے ہیں۔ ہم کو ان کی گالی گلوچ کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ ہمیں ان سے بعض کا یہ وصف پہلے ہی معلوم تھا۔ چونکہ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ کہ مریضوں اور بکواس کرنے والوں کا علاج کریں۔ اس واسطے ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پرانے شیعہ بھائیوں کو چشم بصیرت عطا فرماوے۔ کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنے ہادی کو پہچان لیں۔ اور ان انعامات سے متمتع ہوں۔ جن کا وعدہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح الزمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پیروؤں کو دیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا مضمون پر اخبار اثنا عشری میں بہت جرح کی گئی ہے۔

اب ہم اڈیٹر صاحب اثنا عشری کو انکی غلطیوں پر مطلع کرتے ہیں۔ آپ کے مضمون سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے آنکھوں پر پٹی باندھ کر جواب لکھا ہے۔ ورنہ نہ تو آپ کو اس کے شائع کرنے کی جرأت ہوتی اور نہ ہمیں اس کی غلطیوں پر مطلع کرنے کی ضرورت پڑتی۔ ملاحظہ ہو عبارت کتاب۔

جعفر بن محمد الفزاذی معنعنا عن ابی جعفر فی قولہ تعالےٰ ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا قال الحسین فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا قال سمی اللہ المہدی المنصور کما سمی احمد ومحمد ومحمود وکما سمی عیسی المسیح اس کا ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ (یعنی ہماری طرف سے) اللہ نے مہدی کا نام منصور

اور اگر اللہ کو فاعل قرار دیں۔ تو معنی یہ ہوگا۔ کہ نام رکھا اللہ نے احمد کا۔ اور محمدؐ کا اور محمود کا کیا نام رکھا؟ اس کا کچھ پتہ نہیں۔ اور بجائے شخص واحد کے تین اشخاص معلوم ہوتے ہیں یعنے احمد کوئی اور ہے۔ اور محمدؐ اور ہے۔ اور محمود کوئی اور ہے۔ حالانکہ یہ خلاف عبارت ہے"

پھر ایڈیٹر صاحب منجانب اللہ کی تفسیر اس طرح پر کرتے ہیں "بلکہ صریح مفہوم یہ ہے۔ کہ جیسا ان بزرگواروں کے نام خدا نے رکھے ہیں۔ یعنی **اپنے کلام پاک میں انہیں** ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مہدی کا نام اس نے منصور رکھا ہے **اور اس نام سے اپنے کلام میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔**

اس پر کیا عرض کیا جاوے۔ اب تک تو اپنے نفس پر بات تھی۔ مگر اب نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ خدا کے کلام پر بھی تہمت باندھنے لگے۔ ایڈیٹر صاحب برائے خدا ذرا ہوش سنبھالئے۔ اور وہ کونسی آیت قرآن مجید کی آپ کو ملی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلعم کا نام محمود رکھا ہو۔ یا مہدی کا نام منصور رکھا ہو۔ یعنی یہ فرمایا ہو۔ کہ ہم نے مہدی کا نام منصور رکھا ہے۔ اگر یہ نہ کر سکیں۔ اور ہرگز نہیں کر سکتے۔ تو کم سے کم المہدی کا لفظ قرآن شریف سے نکال دیجئے۔ ہاں۔ شاید ۴۰ پارہ والے قرآن مجید میں امام غائب علیہ السلام کے پاس یہ آیت ہو۔ تو ہو۔

پس صحیح اور ٹھیک ٹھیک ترجمہ ان فقرات کا کہ سمی اللّٰہ المہدی المنصور کما سمی احمد و محمد و محمود یہ ہے۔ کہ اللہ نے مہدی کا منصور نام رکھا ہے جیسا کہ اس نے اسکا (مہدی کا) نام احمدؐ اور محمدؐ اور محمودؐ لکھا ہے یہ ترجمہ اس وقت کہ جب دوسرا سمی بھی معروف پڑھا جائے۔ اور اگر مجہول ہو تو پھر یہ ہے کہ اللہ نے مہدی کا نام منصور رکھا ہے۔ جیسا کہ اسکا (مہدی کا) نام احمدؐ اور محمدؐ اور محمودؐ رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں سمّی فعل کا نائب فاعل المہدی ہوگا۔ اور سمی میں ضمیر ہوگی۔ جو المہدی کیطرف پھرے گی۔ پس حاصل یہ ہوا۔ کہ جس طرح مہدی کا نام احمدؐ اور محمدؐ اور محمودؐ رکھا گیا ہے اسیطرح آپ کا نام اللہ نے منصور رکھا ہے۔ اسی طرح کما سمی عیسٰی المسیح کا مطلب

یہ ہے۔ کہ جسطرح کہ نام رکھا گیا مہدی عیسیٰ المسیح۔ اسی طرح آپ کا نام اللہ نے منصور رکھا ہے؛

اب ہم مزید ثبوت کے لئے چند ایک اور حوالے پیش کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے اس مدعا کی مزید تائید ہوجائیگی۔ کہ درحقیقت حضرت مہدی علیہ السلام کا نام احمدؐ اور محمدؐ اور مسیح بھی ہے مہدی کا نام محمدؐ۔ دیکھو کتاب نمبر صد و سی و ششم نجم ثاقب صد ۳۴۔
مہدی کا نام احمدؐ ہے دیکھو کتاب غایت المقصود۔ اسم او احمد است بحوالہ کتاب غیبت طوسی و بحوالہ اکمال الدین شیخ صدوق پھر مہدی کا نام مسیح ہے۔ چنانچہ لکھا ہے مسیح الزمان اسم آنجناب است در کتاب فرنگیاں کتاب نجم ثاقب۔ کیا اب بھی ایڈیٹر صاحب اثنا عشری کو مہدی کے احمد اور محمدؐ اور محمود ہونے میں شک ہے؟

عن ابی جعفر انہ قال صاحب ھذا الامر اصغرنا سنا و اجملنا شخصا قلت متی یکون قال اذا سارت الرکبان ببیعۃ الغلام فعند ذالک یرفع کل ذی صیصۃ لواء۔ (کتاب بحار الانوار جلد ۱۳)

حضرت باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ اس امر کا صاحب از روے سن ہم میں چھوٹا ہوگا۔ اور از روئے شخصت ہم میں جمیل تر ہوگا۔ راوی کہتا ہے۔ یہ کب ہوگا۔ تو فرمایا۔ کہ جسوقت سوار بیعت غلام کے لئے روانہ ہونگے۔ اسوقت ہر ایک قلعہ دار جھنڈا اٹھائے گا۔
اثنا عشری صفحہ ۵۔ ۲۳ مئی نمبر ۲۰۔

قولہ لیکن ایڈیٹر صاحب کے دل میں خود ایک چور بیٹھا ہوا ہے۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب اثنا عشری کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ چور ہمارا نہیں بلکہ آپکا ہے۔ جو ہمارے پاس کبھی کبھی آجاتا ہے۔ اسلئے اس کے بھگانے کیلئے ہم نے قوم کو دوسرا حربہ بھی دیدیا تھا۔ ورنہ ہمارا پہلا حربہ بھی کافی تھا۔ ہم کو اطمینان ہے کہ غلام سے مراد درحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صلوٰۃ اللہ و علیہ السلام ہے۔

چونکہ کتاب مذکور کی عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مہدی کے بیعت لینے اور بعثت اور ظہور کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ پس ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں

مہدی لڑکا نہیں ہو سکتا۔ پس غلام سے مراد اس کا اسم ہے۔ چنانچہ عبارت بالا کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب کتاب سارت الرکبان کی تفسیر اسطرح پر کرتے ہیں۔

أي اشتهر الخبر في الآفاق ان بويع الغلام أي القائم۔ یعنی لوگوں میں یہ خبر مشہور ہوگی۔ کہ غلام کی بیعت کیگئی۔ چنانچہ ساری دنیا کا چکر لگا کے دیکھئے کہ لوگوں میں یہ مشہور نہیں۔ کہ مہدی کی بیعت کی گئی۔ بلکہ یہ مشہور ہے۔ کہ غلام احمدؑ قادیانی کی بیعت لوگوں نے کر لی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ غلام سے مراد اس کا اسم ہے۔ نہ لڑکا۔

حسب اعتقاد شیعہ صاحبان امام غائب کو اندازاً ایک ہزار برس ہوا۔ کیا اتنا زمانہ گذرنے کے بعد بھی وہ لڑکا ہی رہیگا۔ حالانکہ آدمؑ سے لیکر آجتک کوئی ایسا انسان نہیں گذرا جس پر زمانہ کے گذرنے کا اثر نہ ہوا۔

(خادم القوم میر غلام حیدر خاں (مولوی عالم) از لاہور)

ایک مولوی فاضل کے سوالوں کا جواب

اخبار اتحاد مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۴ پر ایک مضمون بعنوان "قادیانیوں پر اعتراضات" شائع ہوا ہے۔ جس میں احمدیوں پر دس سوال کئے گئے ہیں۔ اور ان کا جواب طلب کیا گیا ہے۔ سو ذیل میں ہم سوالات اور ان کے جوابات تحریر کرتے ہیں"۔

سوال اول۔ حیات مسیح کا عقیدہ اگر شرک ہے۔ تو آجتک امت محمدیہ کیوں شرک میں پڑی رہی؟ (شرک وہ بلا ہے۔ جو کبھی بخشا نہیں جاتا) کیا مرزا صاحب کا ہی انتظار باقی تھا؟

جواب۔ مسیحؑ کی حیات کا عقیدہ اگرچہ بظاہر شرک نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن درحقیقت اس کے اندر شرک پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب حضرت عیسٰےؑ کو آسمان پر زندہ مانا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے۔ کہ وہی دوبارہ دنیا میں جلوہ افروز ہونگے۔ تو مسیحؑ کو ایک